بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۱۴ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ، ۲۹ شہادت ۱۳۵۱ ہش، ۲۹ اپریل ۱۹۷۲ء | نمبر ۹۶

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حقیقی تقویٰ و طہارت جو قرآن کریم پیدا کرنا چاہتا ہے آج دُنیا سے مفقود ہے

بعض لوگ اپنے اُوپر دین کی چادر ڈالے ہوئے ہیں لیکن درحصل وہ بھی دُنیا کے ہی طلبگار ہیں

"یہ دنیا چند روزہ ہے لیکن اس کے لئے وہ وہ کوششیں کی جاتی ہیں کہ گویا کبھی یہاں سے جانا ہی نہیں۔ انسان کیسا غافل اور ناسمجھ ہے کہ علانیہ دیکھتا ہے کہ یہاں کسی کو ہمیشہ کے لئے قیام نہیں ہے لیکن پھر بھی اس کی آنکھ نہیں کھلتی۔ اگر یہ لوگ جو بڑے کہلاتے ہیں اس طرف توجہ کرتے تو کیا اچھا ہوتا۔ دُنیا کی عجیب حالت ہو رہی ہے جو ایک دردمند دل کو گھبرا دیتی ہے۔ بعض لوگ تو کھلے طور پر طالبِ دُنیا ہیں اور اُن کی ساری کوششیں اور تگ و دو دُنیا تک محدود ہے۔ لیکن بعض لوگ ہیں تو اسی مردود دُنیا کے طلب گار۔ مگر وہ اس پر دین کی چادر ڈالتے ہیں۔ جب اس چادر کو اٹھایا جاوے تو وہی نجاست اور بدبو موجود ہے۔ یہ گروہ پہلے گروہ کی نسبت زیادہ خطرناک اور نقصان رساں ہے۔ اکثر لوگ جب ان دینداروں کی حالت کو دیکھتے ہیں تو وہ دہریئے ہو جاتے ہیں۔ اس لئے کہ اُن کے اعمال کو اُن کے اقوال کے ساتھ کچھ بھی تعلق نہیں ہوتا۔ سُننے والے جب اُنکی باتوں کو سُنکر پھر اُنکے اعمال کو دیکھتے ہیں تو اُنکا ایمان بالکل جاتا رہتا ہے اور وہ دہریہ ہو جاتے ہیں۔

مَیں دیکھتا ہوں کہ اسوقت قریباً یہی حالت ہو رہی ہے لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ کے مصداق اکثر پائے جاتے ہیں اور قرآن شریف پر بگفتن ایمان رہ گیا ہے۔ ورنہ قرآن شریف کی حکومت سے لوگ بکلی نکلے ہوئے ہیں۔ احادیث سے پایا جاتا ہے کہ ایک وقت ایسا آنے والا تھا کہ قرآن شریف آسمان پر اُٹھ جائے گا۔ مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ وُہی وقت آگیا ہے۔ حقیقی طہارت اور تقویٰ جو قرآن شریف پر عمل کرنے سے پیدا ہوتا ہے آج کہاں ہے؟ اگر ایسی حالت نہ ہو گئی ہوتی تو خدا تعالیٰ اس سلسلہ کو کیوں قائم کرتا۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۴۱ و ۱۴۲)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۸ر شہادت ۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل شب پونے آٹھ بجے بذریعہ کار اسلام آباد سے بخیریت واپس تشریف لے آئے۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بھی حضور کے ہمراہ واپس تشریف لے آئی ہیں۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔ ۲۸ر شہادت ۔ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب نسبتاً اچھی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بالالتزام دعا کرتے رہیں۔ آپ نے فرمایا ہے کہ:۔

"عزیزم کرنل ڈاکٹر مبشر احمد صاحب عنقریب ملک سے باہر جا رہے ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔"

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت و عافیت کے لئے بھی دعا فرماتے رہیں

ربوہ ۔ ۲۸ر شہادت ۔ کل ۲۷ر شہادت کو یوم سیرۃ النبیؐ کی مبارک تقریب پر اہلِ ربوہ کا ایک جلسہ عام زیر صدارت محترم مولٰنا ابو العطاء صاحب فاضل مسجد مبارک میں منعقد ہوا جس میں علماء سلسلہ احمدیہ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و مناقب اور آپؐ کی سیرۃ طیبہ پر ایمان افروز تقاریر فرمائیں اور اس امر کو واضح کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی نوع انسان کے ہر طبقہ کیلئے تاقیامت کامل ترین نمونہ ہیں اسلئے ہمارا فرض ہے کہ ہم حضورؐ کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں اور کثرت کیساتھ آپؐ پر درود وسلام بھیجتے رہیں۔ (اس جلسہ کی کسی قدر تفصیلی روداد انشاء اللہ آئندہ پیش کی جائے گی)

مجلسِ ارشاد مرکزیّہ کا اجلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس ۲۹ر شہادت/اپریل بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

پروگرام حسب ذیل ہے:۔

۱۔ محترم ڈاکٹر پروفیسر نصیر احمد خاں صاحب:
حضرت مسیح موعود علیہ السلام فارسی الاصل ہیں۔

۲۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب:
الہام "خذوا التوحید التوحید یا ابناء الفارس" کی تشریح۔

۳۔ محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ: اسلام کے مقرر کردہ اصول جنگ۔

اجلاس میں لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام ہوگا۔ خواتین کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اجلاس کی صدارت فرمائیں گے۔ احباب کثرت سے شمولیت فرما کر استفادہ کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۹؍شہادت ۱۳۵۱ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امام الزمانؑ اور مخلوقِ خدا کی غمخواری

گزشتہ اداریہ میں ہم واضح کر چکے ہیں کہ ہر مامور من اللہ کی فطرت میں ہمدردی غمخواری اور خیر خواہی کا جذبہ رکھا جاتا ہے اور یہ جذبہ ہی اسے لوگوں کو حق کی طرف بلانے اور اس طرح انہیں اللہ تعالیٰ کی امان کے نیچے جمع کرنے کا موجب بنتا ہے۔ یہ ہمدردی اور خیر خواہی مامور من اللہ میں دو طرح پر ہوتی ہے۔ ایک تمام بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی، دوسرے ایمان لانے والوں کے ساتھ ہمدردی۔ ہمدردی کا یہ جذبہ جہاں اسے پیغامِ حق کی ہر ممکن اشاعت پر اُبھارتا ہے وہاں وہ اس جذبہ کے ماتحت تمام بنی نوع انسان اور بالخصوص مومنوں کی فلاح و بہبود کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور درد و الحاح سے دعائیں کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتا۔ اس کی اشاعتِ پیغامِ حق کی کوششیں اور دردمندانہ دعائیں بالآخر رنگ لاتی ہیں اور حق کے پھیلنے اور غالب آنے کے نتیجہ میں انقلابِ عظیم رُونما ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ ہم نے قرآن مجید کی رُو سے یہ بھی واضح کیا تھا کہ ہمدردی کا یہ جذبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنے کمال کو پہنچا ہوا تھا اور اس لئے پہنچا ہوا تھا کہ آپؐ کی بعثت، بعثتِ عامہ تھی، آپؐ قیامت تک کے واسطے تمام بنی نوع انسان کی طرف مبعوث کئے گئے تھے۔

سطور ذیل میں ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزندِ جلیل امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بھی جنہیں اللہ تعالیٰ نے اِس آخری زمانہ میں احیاء و غلبۂ اسلام کے لئے مبعوث فرمایا خود آنحضورؐ ہی کی ظلّیت میں ہمدردی کا جذبہ بدرجہ اتم پایا جاتا تھا اور یہ اِسی جذبہ ہی کا اثر تھا کہ آپ میں پیغامِ حق کی اشاعت کا ایسا جوش موجزن تھا کہ آپ ہر دم اور ہر آن اِسی میں مستغرق رہتے تھے، اور پچھلی راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر مخلوقِ خدا کی ہدایت یابی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں مانگنا آپ کا ایک مستقل شعار تھا۔ چنانچہ آپ اپنی اِس کیفیت کا اپنی ایک فارسی نظم میں ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

بدل دردیکہ دارم از برائے طالبانِ حق	نمے گردد بیاں آں درد از تقریر کوتاہم
دل و جانم چناں مستغرق اندر فکرِ اوشاں است	کہ نے از دل خبر دارم نہ از جانِ خود آگاہم
بدیں شادم کہ غم از بہرِ مخلوقِ خدا دارم	ازیں در لذّتم کز دردمے خیزد زِ دل آہم
مرا مقصود و مطلوب و تمنّا خدمتِ خلق است	ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسمم ہمیں راہم
نہ من از خود نہم در کوچۂ پند و نصیحت پا	کہ ہمدردی بَرَد آنجا بہ جبر و زور و اکراہم
غمِ خلقِ خدا صرف از زباں خوردن چہ کار ایست	گرش صد جاں بپاریزم ہنوزش عذر میخواہم
چُوں شامِ پُر غبار و تیرہ حالِ عالَمے بینم	خدا بروَے فرود آرد دُعا ہائے سحرگاہم

(یعنی حق کے متلاشیوں کے واسطے میرے دل میں جو درد پنہاں ہے میں اسے الفاظ میں بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ میرا دل اور میری جان ایسے لوگوں کی فکر میں اس درجہ مستغرق ہے کہ مجھے نہ اپنے دل کی کچھ خبر ہے اور نہ جان ہی کی ہوش ہے۔ مَیں اسی میں خوش ہوں کہ مَیں مخلوقِ خدا کا غمخوار ہوں اور اِس غمخواری کے باعث میرے دل سے جو آہ نکلتی ہے مَیں اسی میں مگن ہوں۔ میرا مقصود و مطلوب اور میری تمنّا خدمتِ خلق ہے، یہی میرا کام ہے، یہی میری ذمہ داری ہے۔ یہی میرا شعار ہے اور یہی میرا طریق ہے۔ وعظ و نصیحت کے کوچہ میں مَیں نے کسی ذاتی خواہش سے قدم نہیں رکھا یہ مخلوقِ خدا کی ہمدردی ہے جو مجھے اس میں کھینچ لائی ہے۔ محض زبان سے خلقِ خدا کی غمخواری کا دم بھرنا کیا فائدہ دے سکتا ہے، میری تو یہ حالت ہے کہ سو جانیں بھی قربان کردوں تو بھی معذرت خواہ ہی رہوں گا۔ جب دنیا کی تاریکی اور اس کے تباہ حال کو دیکھتا ہوں تو کہہ اُٹھتا ہوں کہ خدا میری پچھلی رات کی دعاؤں کی قبولیت کو اس دنیا پر نازل کرے)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو بنی نوع کی ہمدردی کا جو جوش ودیعت کیا گیا تھا اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے آپ نے مزید فرمایا:-

"میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ مَیں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر مَیں اپنے ان تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اُس شخص سے زیادہ دولت مند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا چاندی ہے۔ وہ ہیرا کیا ہے؟ سچا خدا۔ اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا اور سچا ایمان اُس پر لانا، اور سچی محبت کے ساتھ اُس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا۔ پس اس قدر دولت پاکر سخت ظلم ہے کہ مَیں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں، اور وہ بھوکے مریں اور مَیں عیش کروں ـــ یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا۔ میرا دل اُن کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر کباب ہو جاتا ہے۔ ان کی تاریکی اور تنگ گزرانی پر میری جان گھٹتی ہے مَیں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے اُن کے گھر بھر جائیں اور سچائی اور یقین کے جواہر اُن کو اتنے ملیں کہ اُنکے دامنِ استعداد پُر ہو جائیں۔" (اربعین نمبر۱)

یہ تو تھا حال عام بنی نوع انسان کے ساتھ غایت درجہ ہمدردی اور اس کے بے پناہ جوش کا، علاوہ ازیں جو لوگ آپ کی دعوت کو قبول کرکے آپ کے بیعت کنندگان میں داخل ہوئے ان کی تربیت باطنی اور روحانی ترقی کے لئے بھی آپ میں ہمدردی اور خیر خواہی کا کچھ کم جوش نہ پایا جاتا تھا۔ آپ نے اس قدر دلسوزی اور جانکاہی سے ان کی تربیت فرمائی اور ان کے لئے دن رات اس قدر دعائیں کیں کہ زمین و آسمان آپ کی گریہ وزاری سے پُر ہو گئے۔ چنانچہ آپ نے بیعت کنندگان کی تربیت باطنی اور روحانی ترقی کے لئے اپنی دلی تڑپ اور جوش کا ذکر کرتے ہوئے رقم فرمایا:-

"اُس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے تا مَیں ان طالبوں کی تربیت باطنی میں مصروف ہو جاؤں اور ان کی آلودگی کے ازالہ کیلئے رات دن کوشش کرتا رہوں اور ان کے لئے وہ نور مانگوں جس سے انسان نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اور بالطبع خدا تعالیٰ کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے، اور ان کے لئے وہ رُوحِ قدس طلب کروں جو ربوبیت تامہ اور عبودیتِ خالصہ کے جوڑ سے پیدا ہوتی ہے، اور رُوحِ خبیث کی تکفیر سے ان کی نجات چاہوں کہ جو نفسِ امّارہ اور شیطان کے تعلق شدید سے جنم لیتی ہے۔ سو مَیں بتوفیق تعالیٰ کاہل اور سست نہیں رہوں گا اور دوستوں کی اصلاح طلبی سے جنہوں نے اس سلسلہ میں داخل ہونا بصدقِ قدم قبول کر لیا ہے غافل نہیں ہوں گا بلکہ ان کی زندگی کے لئے موت تک دریغ نہیں کروں گا اور ان کے لئے خدا تعالیٰ سے وہ روحانی طاقت چاہوں گا جس کا اثر برقی مادہ کی طرح اُن کے تمام وجود میں دوڑ جائے۔" (اشتہار ۴؍مارچ ۱۸۸۹ء)

اسی طرح آپ اپنی جماعت کے افراد کی تربیت باطنی اور روحانی ترقی کے لئے جس جانسوزی کے ساتھ دن رات دعاؤں میں مشغول تھے اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ ایک اور جگہ مزید فرماتے ہیں:-

"(مَیں) دعا کرتا ہوں اور جب تک مجھ میں دمِ زندگی ہے کئے جاؤں گا، اور دعا یہی ہے کہ خدا تعالیٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کرکے ان کے دل اپنی طرف پھیر دے اور تمام شرارتیں اور کینے ان کے دلوں سے اُٹھا دے اور باہمی سچی محبت عطا کر دے اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ یہ دعا کسی وقت قبول ہوگی اور خدا میری دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا۔" (اشتہار التواء جلسہ ۲۷؍دسمبر ۱۸۹۳ء)

بنی نوعِ انسان کے لئے غایت درجہ ہمدردی کے جذبہ کا ہی یہ اثر تھا کہ انتہائی شدید مخالفت کے باوجود ایک دنیا آپ کی طرف کھنچی چلی آئی۔ اور آپ کی درد و سوز میں ڈوبی ہوئی دعاؤں ہی کا یہ ثمرہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک پاکباز اور فدائی و جاں نثار جماعت عطا کی جو غلبۂ اسلام کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرتی چلی آ رہی ہے اور دنیا میں مسلسل ایک انقلابِ عظیم رُونما ہوتا چلا آ رہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین الاقوامی امن کے متعلق

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور اسوۂ حسنہ

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد

"اشتراکی روس کے پہلے ڈکٹیٹر لینن نے امیر شکیب ارسلان سے ملاقات کے دوران تسلیم کیا کہ "دنیا میں جب کبھی اعتدال قائم ہوگا تو اس کی صورت سوائے اسلام کے اور کوئی نہیں ہوگی۔ کیونکہ اسلام کا نظام نوع انسانی کی بقا کیلئے بہترین ضمانت ہے"
(پیام امن از عبداللہ منہاس ص ۱۴۷)

عالمی امن کیساتھ آنحضرتؐ کا گہرا تعلق

بین الاقوامی امن اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات اقدس دونوں ازلی طور پر گویا توام ہیں جن میں سے ایک کا تصوّر دوسرے کو مستلزم ہے وجہ یہ کہ گزشتہ تمام انبیاء قومی وحدت کا مشن لے کر آئے تھے مگر حضرت آمنہ کے بطن مبارک سے جلوہ گر ہونیوالا نور محمدی چونکہ "لَا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ" کی تجلیات کا حامل اور زمان و مکان کی سرحدوں سے بالا تھا۔ اس لئے بین الاقوامی وحدت بھی اسی کی تجلّی اعظم پر موقوف تھی۔ چنانچہ حضرت بانی جماعت احمدیہؑ فرماتے ہیں:-

"قومی وحدت کا جب خدا نے ارادہ کیا تب ہر ایک قوم کے لئے جدا جدا رسول بھیجے اور یہ قومی وحدت اقوامی وحدت سے مقدم تھی اور حکمتِ ربّانی اس امر کی مقتضی تھی کہ اوّل ہر ایک ملک میں قومی وحدت قائم کرے اور جب قومی وحدت کا دور ختم ہو چکا تب اقوامی وحدت کا زمانہ شروع ہو گیا اور وہی زمانہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کا تھا۔"
(چشمہ معرفت صفحہ ۱۳۸، ۱۳۹)

اسلام کے پیغام امن کا مطمح نظر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو مقدس تعلیم لائے اُس کا نام ہی اسلام ہے یعنی دنیا بھر کے لئے امن و صلح اور آشتی کا پیغام۔ اس آسمانی پیغام کا حقیقی مطمح ہی یہ ہے کہ محبت، اخلاق اور روحانیت کے ذریعہ بلا جبر واکراہ ساری دنیا میں ایک ہی حکومت قائم کر دی جائے تا لڑائیوں اور جھگڑوں کا خاتمہ ہو جائے اور جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے احمدیت حقیقی اسلام (صفحہ ۲۲۵-۲۲۶) میں بالوضاحت بتایا ہے۔ اسلام مختلف ممالک کو اس قدر اندرونی آزادی دیتا ہے کہ اسلامی سیاسیات کے ماتحت وہ نہایت آسانی سے اپنے قومی اغراض اور خصوصیات کو پورا کر سکتے ہیں اور پھر بھی ایک کل کا جزو بن سکتے ہیں۔ مگر اسلام اس مقصد کے حصول کے لئے کسی قسم کی جسمانی جدوجہد کی ہرگز اجازت نہیں دیتا بلکہ اسے صرف لوگوں کی اپنی رائے اور ارادے پر چھوڑ دیتا ہے اور مسلمان حکومتوں کو بھی اس کا پابند نہیں کرتا مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ جب تک دنیا میں یہ روح پیدا نہ ہو کہ لوگ مقامی امور کو اپنی اپنی مرضی کے مطابق طے کر کے باقی امور میں ایک ہو جائیں اسلام ابتدائی مراحل کے بارے میں خاموش ہے ایسا ہرگز نہیں

آنحضرتؐ کے پیش فرمودہ نظام امن کی چند بنیادی دفعات

اسلام نے امن عالم کے قصر رفیع کا سنگ بنیاد رکھ کہ ایسے اصول و قوانین وضع کر دیئے ہیں جن سے دنیا اگر چاہے تو اپنی آخری منزل تک پہنچنے سے پہلے بھی امن و آشتی کی فضا قائم کرنے میں کامیاب ہو سکتی ہے اس ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وسیع نظام پیش کیا وہ اپنی ذات میں ہر اعتبار سے کامل و مکمل ہے اور دنیا قیامت تک کیلئے تمام بدلتے ہوئے حالات اور تقاضوں میں ایک دائمی اور مقدس چارٹر کی حیثیت رکھتا ہے۔

ذیل میں اس نظام امن کی چند بنیادی دفعات کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

ملک گیری کی ہوس کا سدّباب

(۱) انسان کی ابتدائی معاشرت و تنظیم اور تمدن کی داغ بیل کے قدیم دور سے لے کر جوہری توانائی کے موجودہ زمانہ تک ملک گیری کی ہوس نے بیشمار مرتبہ امن عالم غارت کیا اور آدمیت و انسانیت کی اینٹ سے اینٹ بج گئی۔ دنیا کی تاریخ میں اس فساد انگیز ذہنیت کے خلاف پہلی آواز پیغمبر اسلام محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے بلند ہوئی کہ جو کچھ خدا نے تمہیں عطا فرمایا ہے اسی پر قانع رہو اور غیر حکومتوں کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے نہ دیکھو۔ چنانچہ قرآن مجید میں لکھا ہے

"وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّأَبْقٰى" (طٰہٰ ع)

(اے مسلم تو اپنی آنکھوں کو دنیاوی منافع کی طرف جو تمہارے سوا دوسری اقوام کو ہم نے دیئے ہیں تاکہ انکے اعمال کی آزمائش کریں نظر اٹھا اٹھا کر نہ دیکھ اور تیرے رب نے جو تجھے دیا ہے وہی تیرے لئے اچھا ہے اور زیادہ دیر تک رہنے والا ہے۔)

اگر آج کی مہذب دنیا اور ترقی یافتہ ممالک صرف اسی ایک نقطہ پر اتفاق کر لیں تو اکثر پیچیدگیاں اور ناہمواریاں جن کے نتیجہ میں سیاسی افق پر جنگ کے مہیب اور تاریک بادل منڈلا رہے ہیں یکایک ختم ہو سکتی ہیں۔

حبّ الوطنی اور حبّ انسانیت کو متوازی سطح پر رکھنے کی لطیف ہدایت

(۲) امن کے تہ و بالا کرنے میں جو عوامل کارفرما رہے ہیں ان میں "حبّ الوطنی" کے نام پر اٹھنے والی غالی تحریکات نمایاں طور پر شامل رہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں یہ تعلیم دی کہ "حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِيْمَانِ" (موضوعات کبیر صفحہ ۴۲) وطن کی محبت ایمان کا ایک جزو ہے وہاں اس صداقت کی طرف بھی اقوام عالم کو متوجہ فرمایا کہ حبّ الوطنی اور حبّ الانسانیت کے جذبات ایک جگہ ہو سکتے ہیں اور ہونے چاہئیں اور جب تک انسانی مسائل اس زاویہ نگاہ سے حل کرنے کی کوشش نہ کی جائیگی امن کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکیگا حضور نے اس مضمون کو اس نہایت مختصر سے فقرہ میں ادا فرمایا ہے۔

"اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا" (متفق علیہ) یعنی تو اپنے بھائی کی خواہ وہ ظالم ہو خواہ وہ مظلوم ہو مدد کر۔ مظلوم کی اس طرح کہ اسے دوسروں کے ظلم سے بچا اور ظالم کی اس طرح کہ تو اُس کو ظلم کرنے سے بچا۔

سیاسیات عالم کا یہ معتدل مسلک ہے جو زمانہ حاضر کا سب سے بڑا تقاضا ہے اے کاش دنیا ہزاروں ٹھوکریں کھانے کے بعد اب بھی آنحضرتؐ کا یہ سبق سیکھ لے کہ اپنے ہم وطنوں کو دوسری قوموں کے حقوق غصب کرنے سے باز رکھنا حب الوطنی کے تصور کے منافی نہیں کیونکہ اس سے بڑھ کر حب الوطنی کیا ہوگی کہ اپنی قوم اور ملک کے نام کو ظلم و ستم کے خونی دھبوں سے بچایا جائے۔ یقیناً ایسا انسان محبّ وطن بھی ہے اور محبّ انسانیت بھی کیونکہ وہ "خود زندہ رہو اور دوسروں کو زندہ رہنے دو" کی بہترین پالیسی پر گامزن ہے۔

معاہدات کی پابندی کا تاکیدی حکم

(۳)۔ آجکل معاہدہ کی پابندی کو نظریاتی اعتبار سے قوموں اور ملکوں اور حکومتوں میں بظاہر جو تقدس حاصل ہے افسوس عملی میدان میں اس نسبت سے اس کی توہین کی گئی ہے۔ خصوصاً یاجوجی ماجوجی طاقتوں نے اس کی دھجیاں بکھیرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی یہ طاقتیں اول تو نہایت پیچ در پیچ الفاظ میں اپنی مصلحتوں کے مدّنظر معاہدے کرتی ہیں اور پھر ان کی من مانی تعبیر کر کے اس کو قولاً اور عملاً باطل کر دیتی ہیں اور اس مذموم سیاسی کھیل کو ڈپلومیسی کا نام دیا جاتا ہے نتیجہ یہ ہے کہ امن برباد ہو رہا ہے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد کی پابندی کو اصل مقام دے کر بین الاقوامی تعلقات کی راہ بالکل ہموار کر دی ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے۔ "اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا" (سورہ بنی اسرائیل ع ۴) اے مسلمانو تم اپنے تمام عہدوں کو پورا کرو کیونکہ خدا کے حضور تمہیں اپنے عہدوں کے متعلق جوابدہ ہونا پڑے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی ایفاءِ عہد کی جیتی جاگتی تصویر ہے۔ حضور کی پابندی عہد کی ایک حیرت انگیز مثال معاہدہ صلح حدیبیہ ہے جو ذوقعدہ ۶ھ مطابق فروری، مارچ ۶۲۸ء میں مسلمانوں اور قریش مکہ کے درمیان طے پایا۔ اس معاہدہ کی شرائط اتنی سخت تھیں کہ صحابہ میں ایک عام اضطراب اور تشویش کی لہر پیدا ہو گئی تھی وجہ یہ کہ مسلمانوں پر یہاں تک معاہدہ کی رو سے پابندی عائد کر دی گئی تھی کہ اگر کوئی مرد مکہ والوں میں سے مدینہ کی اسلامی حکومت میں جائے تو خواہ وہ مسلمان ہی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے مدینہ میں پناہ نہ دیں گے اور واپس کر دیں گے لیکن اس کے خلاف قریش کو کھلی چھٹی دی گئی کہ اگر کوئی مسلمان مدینہ کو چھوڑ کر مکہ میں آ جائے تو وہ اسے ہرگز جانے نہیں دیں گے اس معاہدہ پر قریش مکہ کے سفیر سہیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بن عمرو کا مسلمان لڑکا ابو جندلؓ بیڑیوں اور ہتھکڑیوں میں جکڑا ہوا مجلس میں آ پہنچا یہ نوجوان اسلام کی پاداش میں اہل مکہ کے ہاتھوں انسانیت سوز مظالم کا شکار ہوا تھا اور سخت مصیبت سے دوچار تھا۔ ابو جندلؓ نے گرتے پڑتے اپنے آپ کو مسلمانوں کے سامنے لا ڈالا اور نہایت دردناک رنگ میں اپنے تئیں چھڑانے کے لئے اپیل کی یہ المناک کیفیت دیکھ کر مسلمان تڑپ اٹھے اور ان کی آنکھوں میں خون اتر آیا مگر رحمۃ للعالمین خاتم النبیین محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرط رقت سے کچھ وقت خاموش رہنے کے بعد فرمایا۔ اے ابو جندل صبر سے کام لو اور خدا کی طرف نظر رکھو خدا تمہارے لئے اور تمہارے ساتھ کے دوسرے کمزور مسلمانوں کے لئے ضرور خود کوئی راستہ کھول دے گا لیکن ہم اس وقت مجبور ہیں کیونکہ اہل مکہ کے ساتھ معاہدہ کی بات ہو چکی ہے اور ہم اس معاہدہ کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھا سکتے۔

(ابن ہشام و سیرت خاتم النبیین جلد سوم مؤلفہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ)

آگ کا عذاب دینے کی ممانعت

۴۔ دائیں اور بائیں بازو کی قوموں اور اُن کے زیر اثر ممالک کے دانشوروں سیاستدانوں اور مفکروں اور سائنسدانوں کے دماغوں کے پیچھے چونکہ یہ جذبہ اور محرک کام کر رہا ہے کہ دشمن قوم کو آگ میں بھسم کر کے صفحۂ ہستی سے مٹا دینے میں کوئی حرج نہیں اس لئے نئے سے نئے آتشیں اور ہلاکت خیز ہتھیار بنانے کی وسیع دوڑ ہو رہی ہے اور ایسے ایسے خوفناک ہائیڈروجن بم ایجاد ہو چکے ہیں جو ایک بر اعظم کی ہر چیز کو ایک لمحہ میں نیست و نابود کر سکتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کشفی کمالات کا یہ زبردست اعجاز ہے کہ آپ کی نورانی آنکھ نے آخری زمانہ کی ان تباہ کن اور مہلک اختراعات کے اثرات کو مشاہدہ فرمایا اور یہ حکم دیا کہ " لَا يُعَذِّبُ بِالنَّارِ اِلَّا اللّٰهُ " (کنوز الحقائق)

یعنی اللہ کے سوا آگ کا عذاب کوئی دوسرا نہیں دے سکتا۔

جب تک دنیا کی تمام سیاسی طاقتیں پیغمبر امن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنہری ہدایت پر عمل نہیں کریں گی کبھی امن قائم نہیں ہو سکے گا۔

اسلامی لیگ آف نیشنز کا عالمی تخیل

۵۔ بین الاقوامی مسائل کو حل کرنے اور جھگڑوں اور الجھنوں کو مٹانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے حکم سے ایک بے مثال نظام عمل بھی تجویز فرمایا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں لکھا ہے

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝

(حجرات ع ۱)

یعنی اگر مومنوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان دونوں میں صلح کرا دو پھر اگر صلح ہو جانے کے بعد اُن میں سے کوئی ایک دوسرے پر چڑھائی کرے تو سب مل کر اس چڑھائی کرنے والے کے خلاف جنگ کرو۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے پھر اگر وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے تو عدل کے ساتھ ان دونوں لڑنے والوں میں صلح کرا دو اور انصاف کو مدنظر رکھو۔ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے، حضرت سیدنا المصلح الموعود فرماتے ہیں:۔

اس آیت میں بین الاقوامی صلح کے قیام کے لئے مندرجہ ذیل لطیف گر بتائے ہیں سب سے اول جب دو قوموں میں لڑائی اور فساد کے آثار ہوں معاً دوسری قومیں بجائے ایک یا دوسری کی طرفداری کرنے کے ان دونوں کو نوٹس دیں کہ وہ قوموں کی پنچایت سے اپنے جھگڑے کا فیصلہ کرائیں اگر وہ منظور کر لیں تو جھگڑا مٹ جائے گا لیکن اگر ان میں ایک نہ مانے اور لڑائی پر تیار ہو جائے تو دوسرا قدم یہ اٹھایا جائے کہ باقی سب اقوام اس کے ساتھ مل کر لڑیں اور یہ ظاہر ہے کہ سب اقوام کا مقابلہ ایک قوم نہیں کر سکتی ضرور ہے کہ جلد اُس کو ہوش آ جائے اور وہ صلح پر آمادہ ہو جائے پس جب وہ صلح کے لئے تیار ہو تو تیسرا قدم یہ اٹھائیں کہ ان دونوں قوموں میں جن کے جھگڑے کی وجہ سے جنگ شروع ہوئی تھی صلح کرا دیں یعنی اس وقت اپنے آپ فریق مخالف بنا کر خود اس سے معاہدات کرنے نہ بیٹھیں بلکہ اپنے معاہدات تو جو پہلے تھے وہی رہنے دیں صرف اسی پہلے جھگڑے کا فیصلہ کریں جس کے سبب سے جنگ ہوئی تھی اس جنگ کی وجہ سے نئے مطالبات قائم کر کے ہمیشہ کے لئے فساد کی بنیاد نہ ڈالیں چوتھے یہ امر مدنظر رکھیں کہ معاہدہ انصاف پر مبنی ہو یہ نہ ہو کہ چونکہ ایک فریق مخالفت کر چکا ہے اس لئے اس کے خلاف فیصلہ کر دو بلکہ باوجود جنگ کے اپنے آپ کو ثالثوں کی ہی صف میں رکھو فریق مخالف نہ بن جاؤ۔"

(احمدیت حقیقی اسلام صفحہ ۲۲۸۔۲۲۹)

مستقبل میں عالمی امن کا مرکز مکہ ہوگا

یہ ہے حقیقی لیگ آف نیشنز یا اقوام متحدہ کا وہ نقشہ جو نبی آئی صلے اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال قبل پیش فرمایا تھا اور جس کے مطابق مستقبل کے قصر امن کی تعمیر مقدر ہے یعنی نوع انسان یقیناً صلح، آشتی، محبت، اخوت اور مساوات کے نور سے منور ہوں گے مگر اس نور کا سرچشمہ پیغمبر اسلام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلیم کیا جائے گا اور اس کا عالمی مرکز لندن، واشنگٹن، ماسکو اور پیکنگ نہیں مکہ معظمہ ہوگا۔ ان شاء اللہ

انصار اللہ توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انصار اللہ کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"خدا کی جماعتیں لغو باتوں میں ایک منٹ بھی ضائع نہیں کیا کرتیں۔۔۔۔ جو اپنے مقام کو پہچانتے ہیں۔ وہ کامیابی کے بعد لغو باتوں کی طرف نہیں جاتے۔ اس واسطے کہ اگلی اور ایک نئی اور بڑی کامیابی کا وعدہ ہے۔ اور اس لئے بھی انتہائی جدوجہد کی ضرورت ہے"

جیسا کہ انصار بھائیوں کو علم ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے دفتر دوم کی تمام تر ذمہ داری انصار اللہ پہ ڈالی ہے۔ سو ہمارے انصار اللہ کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشاد کو مدنظر رکھیں اور اپنے اوقات کو ہمہ وقت دفتر دوم کے مالی جہاد کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کا اہتمام کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار کے بڑے بھائی جان مکرم چوہدری غلام رسول صاحب جیکب آباد عرصہ دراز سے شوگر کی مرض میں مبتلا چلے آ رہے ہیں۔ اُن کی اس بیماری سے ہمیں سخت فکر رہتی ہے اسی طرح ان کی اہلیہ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ کو بھی عرصہ تین سال سے دل کی تکلیف رہتی ہے دل بہت کمزور ہو چکا ہے نیز بھائی جان اولاد سے ابھی تک محروم ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بھائی جان اور ان اہلیہ محترمہ کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ نیز اپنے خاص فضل سے انہیں نیک و صالح اور عمر والی اولاد عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد اقبال ناصر اکاؤنٹنٹ مصطفیٰ خادم حاجی کامرس بنک کنڈی دیاک)

۲۔ میرے ماموں زاد بھائی نصیر احمد بھر بڑے سخت بیمار ہو گئے ہیں اور شدید علالت کے باعث کمزوری بھی بہت ہے۔ لائلپور ہاسپٹل میں داخل ہیں ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے

(عابدہ چوہدری سرگودہا)

۳۔ میرے بچے (عمر ۸ سال) کو نچلے حصے پر فالج ہو گیا ہے علاج کے لئے دو بار کراچی لے جایا گیا ہے احباب کرام سے بچے کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے (شیخ عبد الرحمن)

[illegible]

چندہ تعمیر ہال چندہ مجلس کا ۱/۱۰ حصہ ہے۔ قائدین خدام الاحمدیہ چندہ بھی ہر ماہ بھجواتے رہیں

مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

۲

مسل نمبر ۲۰۸۰۳

میں مبارکہ نصرت زوجہ سید عبداللہ شاہ صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۴۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ ۳/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپے
۲۔ طلائی زیور ۲ عدد انگوٹھیاں وزنی ۶ ماشے ۶ رتی مالیتی اندازاً -/۱۰۵ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: مبارکہ نصرت دکان ۳۷/۱۶ محلہ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ۔
گواہ شد: سید عبداللہ شاہ۔ خاوند موصیہ۔
گواہ شد:۔ فتح محمد موصی ۶۳۲۸ مکان نمبر ۳۴/۱۴ نزد ریلوے اسٹیشن۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۰۸۰۴

میں اصغر حیدر ابن محمد رمضان قوم اکل پیشہ طالب علم عمر ۱۸ ۱/۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن زرعی یونیورسٹی لائل پور ضلع لائل پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ ۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار جیب خرچ پر ہے جو اس وقت -/۱۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: اصغر حیدر ولد محمد رمضان زرعی یونیورسٹی کمرہ نمبر ۸۶ قاسم ہال۔ لائل پور
گواہ شد: عبدالماجد لیکچرار زرعی یونیورسٹی لائل پور وصیت نمبر ۱۹۰۳۱
گواہ شد: شفیق احمد سیکرٹری مال زرعی یونیورسٹی لائل پور

مسل نمبر ۲۰۸۰۵

میں سیوطی عزیز ابن DAENG قوم DA. PASARA پیشہ تبلیغ عمر ۲۷ سال۔ بیعت ۵ ۲/۶۳ ۔ ساکن انڈونیشیا حال ربوہ۔ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ ۳/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۲۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: سیوطی عزیز۔ BROBUDUR. گاؤں
NO-17 R.K VIII R.T. II
TJ. KARANG. L. AMPUNG. S.
SUM INDONESIA c/o
وکالت مال تحریک جدید ربوہ
گواہ شد: محمد انیس الرحمٰن صادق شاہد مولوی فاضل مربی سلسلہ مقیم ربوہ۔
گواہ شد: سید مبارک احمد سرور ولد حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب ربوہ ضلع جھنگ

مسل نمبر ۲۰۸۰۶

میں شریفہ پروین زوجہ رشید احمد ارشد صاحب قوم باجوہ عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ چھاؤنی ضلع کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ۱/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

حق مہر بذمہ خاوند	-/۱۳۲۵	روپے
انگوٹھی ۳ عدد وزن ایک تولہ	-/۱۰۰	"
چوڑیاں ۴ عدد " ۴ "	-/۳۵۰	"
کانٹے ایک جوڑی ۱/۲ ۱ ماشے	-/۵۰	"
ہار ایک عدد ۱ تولہ	-/۱۰۰	"
کانٹے ایک جوڑی	-/۱۰۰	"

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: شریفہ پروین زوجہ رشید احمد ارشد صاحب ترکی لائن کوئٹہ کینٹ۔
گواہ شد: رشید احمد ارشد خاوند موصیہ کوئٹہ چھاؤنی
گواہ شد: میاں بشیر احمد صدر موصیان جماعت احمدیہ کوئٹہ

مسل نمبر ۲۰۸۰۷

میں رشید احمد ارشد ولد محمد صدیق صاحب قوم راجپوت پیشہ سرکاری ملازم عمر ۴۲ سال۔ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ کینٹ ضلع کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ۱/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

ایک قطعہ رہائشی زمین ۱۰ مرلہ (قطعہ ۱۴/۴۸) دارالعلوم شرقی ربوہ ۱۹۶۶ء میں صدر انجمن احمدیہ سے -/۳۰۰ روپے میں خریدی تھی۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۲۴ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: رشید احمد ارشد ۱۹/۴ ترکی لائن کوئٹہ کینٹ
گواہ شد: عبدالرحمٰن خان وصیت نمبر ۱۵۶۵۷
گواہ شد: میاں بشیر احمد صدر موصیان کوئٹہ

مسل نمبر ۲۰۸۰۸

میں سید قاسم احمد ولد سید داؤد مظفر صاحب قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن زرعی یونیورسٹی لائل پور ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ ۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد بطور جیب خرچ پر ہے جو اس وقت -/۱۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: سید قاسم احمد معرفت سید عبدالماجد شاہ صاحب لیکچرار زرعی یونیورسٹی لائل پور
گواہ شد: عبدالماجد لیکچرار زرعی یونیورسٹی لائل پور وصیت نمبر ۱۹۰۳۱
گواہ شد: شفیق احمد سیکرٹری مال زرعی یونیورسٹی لائل پور۔

مسل نمبر ۲۰۸۰۹

میں مبشر احمد گھمن ولد محمد شریف صاحب قوم جٹ گھمن پیشہ۔ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن زرعی یونیورسٹی لائل پور ضلع لائل پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ ۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد بطور جیب خرچ پر ہے جو اس وقت -/۱۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: مبشر احمد گھمن بابر ہال کمرہ نمبر ۲۳۴ زرعی یونیورسٹی لائل پور۔
گواہ شد: عبدالماجد وصیت ۱۹۰۳۱ لیکچرار زرعی یونیورسٹی لائل پور۔
گواہ شد: شفیق احمد سیکرٹری مال زرعی یونیورسٹی لائل پور

مسل نمبر ۲۰۸۱۰

میں سیدہ طاہرہ بنت سید منظور حسین شاہ زوجہ محمد شریف ہاشمی صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ ۱۲/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے

حق مہر -/۵۰۰ روپے بذمہ خاوند
طلائی زیور ایک انگوٹھی دو عدد بالیاں جن کا کل وزن تقریباً ۹ ماشہ مالیتی -/۱۵۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۸ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے

الامۃ: سیدہ طاہرہ بنت سید منظور حسین شاہ صاحب بقلم خود جھنگ صدر ۲۹ ۱۲/۷۱
گواہ شد: علی محمد بقلم خود سیکرٹری مال جھنگ صدر
گواہ شد: سید منظور حسین شاہ بقلم خود والد موصیہ ۲۹ ۱۲/۷۱

(باقی)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ سائنس بلاک جامعہ نصرت

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

الحمد للہ کہ سائنس بلاک کی تکمیل ہو چکی ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس کا افتتاح فرما چکے ہیں۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے قرض لے کر خرچ کی رقم پوری کر دی تھی ابھی تک چندہ میں تین ہزار کی کمی ہے۔ اگر دس صاحب استطاعت بہنیں تین تین سو روپے اس مد میں ادا کریں تو یہ رقم بہت جلد ادا ہو سکتی ہے۔ میرے گزشتہ اعلان کے بعد مندرجہ ذیل کی طرف سے چندہ وصول ہوا ہے۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء جن بہنوں نے وعدہ کیا تھا لیکن ابھی تک ادائیگی نہیں کی وہ بھی جلد توجہ کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

محترمہ بیگم صاحبہ نسیم حسین صاحب ماڈل ٹاؤن	لاہور	۳۰۰٫۰۰ روپے
" فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد شریف صاحب	ساہیوال	۵۰٫۰۰ "
" خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ اسماعیل صاحب	گھوڑا گلی	۳۰۰٫۰۰ "
" مسز اعجاز صاحبہ	سرگودھا	۳۰۰٫۰۰ "
ممبرات لجنہ اماء اللہ حلقہ ڈرگ روڈ	کراچی	۱۰٫۲۵ "
محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مسعود احمد صاحب	کراچی	۲۰۰٫۰۰ "
" اصغری بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ رحمت اللہ صاحب	کراچی	۳۰۰٫۰۰ "
" امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ رفیق اسلم مرحوم	کراچی	۳۰۰٫۰۰ "
" زاہدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد رشید اسلم از	سعودی عرب	۳۰۰٫۰۰ "
" امۃ الکریم صاحبہ اہلیہ شریف احمد صاحب	کراچی	۳۰۰٫۰۰ "
" عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری رشید احمد صاحب	کراچی	۳۰۰٫۰۰ "
" نصرت آرا بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری احمد مختار صاحب	"	۲۰۰٫۰۰ "
" نعیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ حمید احمد صاحب رانا	"	۳۰۰٫۰۰ "
" لیڈی ڈاکٹر رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محسن احمد صاحب	"	۳۰۰٫۰۰ "
" شاہدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالماجد صاحب	"	۳۰۰٫۰۰ "
" ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری ناصر احمد صاحب	"	۳۰۰٫۰۰ "
" ظفر جہاں صاحبہ بیگم چوہدری عبدالمجید صاحب بھٹی	"	۳۰۰٫۰۰ "
" لیڈی ڈاکٹر آصفہ نعیم صاحبہ	"	۱۰۰٫۰۰ "

اعلانِ نکاح!

خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب جاوید ابن مکرم چوہدری منشی خان صاحب سکھوانی محلہ کرم نگر لائل پور شہر کا نکاح مورخہ ۲۲ اپریل بروز ہفتہ ہمراہ عزیزہ مکرمہ امۃ المجید صاحبہ بنت چوہدری برکت علی صاحب سکنہ چک ۵۶۵ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور بعد نماز مغرب مسجد گولبازار میں مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے بعوض چار ہزار روپے حق مہر پڑھا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور باعث رحمت بنائے۔ (محمد یوسف ناصر واقفِ زندگی۔ تحریک جدید۔ ربوہ)

فوری ضرورت ہے

اعلیٰ قسم کے اونی قالین بنانے کی فیکٹری کے لئے ایک ماہر فن تجربہ کار مخلص احمدی سپروائزر کی ضرورت ہے۔ خود ملیں یا درخواست مع سفارش امیر مقامی جلد بھجوا دیں۔

امتاشا لمیٹڈ

معرفت شاہ نواز میڈیکل سٹور ۱۶۴ شاہراہ قائد اعظم لاہور۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی انیسویں سالانہ تربیتی کلاس

۲۶ مئی تا ۹ جون سنہ ۱۹۷۲ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی انیسویں تربیتی کلاس انشاء اللہ تعالیٰ ایوان محمود میں مورخہ ۲۶ مئی تا ۹ جون ۱۹۷۲ء کو منعقد ہوگی۔

ہر مقامی مجلس کا فرض ہے کہ وہ اس کلاس میں اپنا کم از کم ایک نمائندہ ضرور بھجوائے اور ابھی سے توجہ دے کر خدام کو کلاس میں شمولیت کے لئے تیار کریں۔ بالخصوص ان خدام کو جو میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں اور کلاس کے انعقاد سے پہلے امتحان سے فارغ ہو چکے ہوں گے۔ جن مجالس میں میٹرک کا امتحان دینے والے خدام نہ ہوں وہ ایسے خدام کو بھجوائیں جو پڑھنا لکھنا جانتے ہوں۔

(صدر تربیتی کلاس)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے خالو جان مکرم ناصر احمد صاحب قریشی کو ۱۴ اپریل کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم شمس الدین صاحب بھاگپوری مرحوم کا پوتا اور محترم میاں عبدالرحیم صاحب دیانت درویش قادیان کا نواسہ ہے۔ نام محمود احمد رکھا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی صالح عمر دے اور اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(لئیق احمد خورشید۔ ربوہ)

ضرورت ہے

ٹورنگ ایجنٹ کی

جو پورے ملک میں پھیلی ہوئی

مارکیٹ میں ہماری ادویات سپلائی کر سکے تنخواہ کے ساتھ کمیشن، بونس اور ڈیلی الاؤنس بھی دیا جاتا ہے۔ کارکردگی کے مطابق تیز رفتار ترقی۔ شادی شدہ اور سلجھے ہوئے نوجوان جو نقد یا شخصی ضمانت دے سکیں اپنے پریذیڈنٹ یا امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی درخواستیں ارسال کریں۔

خاکسار ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر انچارج کیور ہومیو ڈیلنگ کمپنی رجسٹرڈ ربوہ لاہور کراچی

ضروری اطلاع

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے سیکنڈ ایئر اور فورتھ ایئر کے طلباء کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیکنڈ ایئر کی کلاسز ۱۵ مئی ۱۹۷۲ء تک باقاعدہ جاری رہیں گی تاکہ ان کے کورسز کی دہرائی ہو سکے۔ اور فورتھ ایئر کلاسز کی پڑھائی کالج کے سالانہ امتحان کے ختم ہوتے ہی ۲ مئی ۱۹۷۲ء سے باقاعدگی سے شروع ہو جائے گی تمام طلباء مطلع رہیں۔

(پرنسپل)

قابل فروخت مکان

ایک عدد پختہ مکان رقبہ ایک کنال واقع محلہ دارالرحمت غربی متصل مکان مولانا راجیکی صاحب مشتمل ۱۱ کمرہ جات R.C.C. لب سڑک سوئی گیس۔ بجلی فٹڈ۔ پانی میٹھا ربوہ میں رہائش رکھنے کے خواہشمند احباب درج ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

مقبول احمد

معرفت محمد یوسف شوکت علی جیولرز مسجد بازار ربوہ

درخواستِ دعا

راولپنڈی سے مکرم بھائی محمد یوسف صاحب نے اطلاع دی ہے کہ ۸ اپریل کی شب میں عزیز اکرم کو سکوٹر کے حادثہ سے چوٹیں آئی ہیں۔ سامنے کے چار دانت نکالنے پڑے چہرے کا دایاں حصہ ماتھے سے ٹھوڑی تک کام نہیں کرتا۔ احباب عزیز مذکور کے لئے خاص طور پر دعائے صحت فرمائیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴